

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

سلیم صاحب
بنام
ریاست مدھیہ پردیش

5 دسمبر 2006

(ڈاکٹر ارجیت پسیات اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز)

ضابطہ تعزیراتی، 1860۔ دفعات 302 اور 324:

قتل۔ ملزم نے اپنے رشتہ دار کو تیز دھار قینچی سے حملہ کیا۔ متاثرہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ بیٹھی۔ ٹرائل کورٹ نے ملزم کو دفعہ 324 آئی پی سی کے تحت مجرم پایا اور اس کے مطابق سزا سنائی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اسے دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دے کر عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر، فیصلہ: رشتہ داری گواہ کی مصداقیت کو متاثر کرنے والا عنصر نہیں ہے۔ اگرچہ ملزم نے متوفیہ کو تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا تھا لیکن یہ بہت بڑا ہتھیار نہیں تھا۔ لہذا، معاملے کے حقائق و حالات کے پیش نظر، دفعہ 304 حصہ دوم لاگو ہوگی نہ کہ دفعہ 302 آئی پی سی۔ سزا کو اسی کے مطابق تبدیل کر دیا گیا۔

دفعہ 300 کے استثناء 1 اور 4۔ درمیان فرق۔ لاگو ہونے کی صورت۔ بحث کی گئی۔

قانون شہادت، 1872:

رشتہ دار گواہ کی گواہی کی اہمیت۔ بحث کی گئی۔

ملزم- اپیلنٹ نے اپنی بیوی کو تنگ کیا، جس کی وجہ سے اس کے سر (پی ڈبلیو-1) نے اسے اپنے ساتھ لے لیا۔ واقعے کے دن، ملزم اپنے سر کے گھر گیا اور اس سے اپنی بیوی کو واپس بھیجنے کو کہا، پھر دیگر خاندان کے اراکین سے جھگڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر اس کی بیوی نے ملزم- شوہر کے رویے پر اعتراض کیا اور اسے گھر سے باہر نکال دیا۔ ملزم نے اعتراض کیا اور قینچی نکال کر اس کے پیٹ اور سینے پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ بے ہوش ہو کر گر گئی اور زخموں سے شدید خون بہنے لگا۔ جب اسے ہسپتال لے جایا جا رہا تھا، تو راستے میں وہ زخموں کی وجہ سے چل بسی۔ ملزم واقعے کے مقام سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگا، لیکن پی ڈبلیو-2 نے اسے پکڑ لیا۔ ملزم نے اس پر بھی حملہ کیا اور خود کو چھڑا لیا۔ ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ معاملے کی پولیس نے تفتیش کی اور چارج شیٹ جمع کرائی۔ ٹرائل کورٹ نے ملزم کو دفعہ 324 آئی پی سی کے تحت مجرم پایا اور اس کے مطابق سزا سنائی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیلنٹ کو دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دے کر عمر قید کی سزا سنائی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

دفعہ 300 کے استثناء 1 اور 4 کے درمیان فرق پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

قانون شہادت ، 1872:

متعلقہ گواہی کی گواہی کی قدر و قیمت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

ملزم درخواست گزار نے اپنی بیوی کو ہراساں کیا، اس لیے اس کا سر اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ واقعے کی تاریخ کو ملزم اپنے سر (پی ڈبلیو-1) کے گھر گیا تھا اور اس سے اپنی بیوی کو واپس بھیجنے کو کہا تھا اور پھر گھر کے دیگر افراد سے جھگڑا شروع کر دیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی بیوی نے ملزم شوہر کے رویے پر برہمی کا اظہار کیا اور اسے گھر سے باہر نکال دیا۔ ملزم نے اس پر اعتراض کیا اور قینچی نکالی اور اس کے پیٹ اور سینے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ بے ہوش ہو کر گر گئی اور زخموں سے بہت زیادہ خون بہہ رہا تھا۔ جب اسے ہسپتال لے جایا گیا تو راستے میں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئی۔ ملزم نے جائے واردات سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پی ڈبلیو-2 نے اسے پکڑ لیا۔ ملزم نے اس پر بھی حملہ کیا اور خود کو باہر نکال لیا۔ ایف آئی آر

درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے معاملے کی جانچ کی اور چارج شیٹ پیش کی۔ ٹرائل کورٹ نے ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 324 کے تحت جرم کا قصور وار پایا اور اس کے مطابق اسے سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا جرم کا قصور وار قرار دیا اور اسے عمر قید کی سزا سنائی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت:

فیصلہ 1.1: رشتہ گواہ کی ساکھ کو متاثر کرنے والا عنصر نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی رشتہ اصل مجرم کو نہیں چھپاتا اور کسی بے گناہ شخص کے خلاف الزامات نہیں لگاتا۔ اگر جھوٹے الزامات کی دلیل دی جائے تو بنیاد رکھنی ہوگی۔ ایسے معاملوں میں عدالت کو محتاط انداز اپنانا پڑتا ہے اور شواہد کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا یہ ٹھوس اور قابل اعتبار ہے یا نہیں۔

(55-جی، ایچ؛ 56-اے)

دلیپ سنگھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1953) ایس سی 364۔ گولی چند اور دیگران بنام ریاست راجستھان، (1974) 3 ایس سی 698 اور وڈی ویلو تھیور بنام ریاست مدراس، اے آئی آر (1957) ایس سی 614 پر انحصار کیا گیا۔

1.2۔ اس بنیاد پر کہ گواہ ایک قریبی رشتہ دار ہے اور نتیجتاً ایک جانبدار گواہ ہے، اس پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے، اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ (56-ای)

دلیپ سنگھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1953) ایس سی 364۔ مسالٹی اور دیگران بنام ریاست یوپی، اے آئی آر (1965) ایس سی 202۔ ریاست پنجاب بنام جاگیر سنگھ، اے آئی آر (1973) ایس سی 2407 لہنا بنام ریاست ہریانہ، (2002) 3 ایس سی 76 اور گنگا دھر بہیرا اور دیگران بنام ریاست اڑیسہ، (2002) 8 ایس سی 381 پر منحصر تھا۔

2.1۔ آئی پی سی کی دفعہ 300 کے چوتھے استثناء میں اچانک لڑائی میں کیے گئے کاموں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ استثنائی استغاثہ کے ایک ایسے معاملے سے متعلق ہے جو پہلے استثنائی کے دائرے میں نہیں آتا، جس کے بعد اس کی جگہ زیادہ مناسب ہوتی۔ استثناء کی بنیاد ایک ہی اصول پر رکھی گئی ہے، کیونکہ دونوں میں پیشگی غور و خوض کی عدم موجودگی ہے۔ لیکن استثنائی 1 کے معاملے میں جہاں خود پر قابو پانے سے مکمل طور پر محرومی ہے، وہیں استثنائی 4 کے معاملے میں صرف جوش و جذبے کی وہ گرمی ہے جو انسان کی عقل مندی پر اثر انداز ہوتی ہے اور انہیں ایسے کاموں کی ترغیب دیتی ہے جو وہ بصورت دیگر نہیں کرتے۔ (ای، ایف-57)

2.2۔ استثناء 4 میں اشتعال انگیزی ہے جیسا کہ استثناء 1 میں ہے۔ لیکن جو چوٹ لگی ہے وہ اس اشتعال انگیزی کا براہ راست نتیجہ نہیں ہے۔ درحقیقت استثناء 4 ان معاملات سے متعلق ہے جن میں اس کے باوجود کہ کوئی دھچکا لگا ہو، یا تنازعہ کی ابتدا میں کوئی اشتعال انگیزی دی گئی ہو یا جس طرح سے جھگڑا شروع ہوا ہو، پھر بھی دونوں فریقوں کے بعد کے طرز عمل نے انہیں برابری کی بنیاد پر جرم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ 'اچانک لڑائی' کا مطلب ہے باہمی اشتعال انگیزی اور دونوں طرف سے وار۔ اس کے بعد ہونے والے قتل عام کا واضح طور پر یکطرفہ اشتعال انگیزی سے پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی ایسے معاملات میں سارا الزام ایک طرف لگایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہے تو، استثناء زیادہ مناسب طریقے سے قابل اطلاق استثنائی 1 ہوگا۔ (ایف، جی، ایچ-57)

2.3۔ کسی معاملہ کو استثناء 4 کے اندر لانے کے لئے اس میں مذکور تمام اجزاء کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کے استثناء 4 میں ہونے والی 'لڑائی' کی آئی پی سی میں وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لڑائی کرنے میں دو سال لگتے ہیں۔ جنون کی گرمی کا تقاضا ہے کہ جذبات کو ٹھنڈا کرنے کا وقت نہیں ہونا چاہئے اور اس معاملے میں، فریقین نے شروع میں زبانی جھگڑے کی وجہ سے خود کو غصے میں ڈال دیا ہے۔ لڑائی دو اور دو سے زیادہ افراد کے درمیان لڑائی ہے چاہے وہ ہتھیاروں کے ساتھ ہو یا بغیر۔ (ای، ایف-58)

2.4۔ استثناء 4 کے اطلاق کے لئے، یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اچانک جھگڑا ہوا تھا اور کوئی پیشگی غور و خوض نہیں کیا گیا تھا۔ یہ مزید دکھایا جانا چاہئے کہ مجرم نے غیر ضروری فائدہ نہیں اٹھایا ہے یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام نہیں کیا ہے۔ شق میں استعمال ہونے والے لفظ 'غیر ضروری فائدہ' کا مطلب ہے 'غیر منصفانہ فائدہ'۔ (C, D-58)

2.5۔ اگر مجرم ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کرتا ہے تو استثنا 4 کا فائدہ اسے نہیں دیا جاسکتا۔ اگر حملہ آور کی طرف سے استعمال کیا گیا ہتھیار یا حملہ کرنے کا طریقہ تمام متناسب سے باہر ہے تو، اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جانا چاہئے کہ آیا غیر ضروری فائدہ اٹھایا گیا ہے یا نہیں۔ اگر ملزم نے نہتے شخص کے خلاف مہلک ہتھیاروں کا استعمال کیا اور سر پر کوئی وار کیا تو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ ان واروں کا استعمال کرتے ہوئے اس علم کے ساتھ کہ ان سے موت کا امکان ہے، اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔ (58-ای، ایف)

کیسنگھ بنام ریاست راجستھان اے آئی آر (1993) ایس سی 2426 اور بابولال بھگوان کھنڈارے و دیگر بنام ریاست مہاراشٹر، (2005) 10 ایس سی سی 404 پر منحصر تھی۔

3۔ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی اور ملزم کے درمیان جھگڑے کے دوران، وہ جھگڑ رہے تھے اور اس جھگڑے کے دوران، ملزم نے متوفی پر قینچی کے جوڑے سے حملہ کیا۔ یہ ایک بہت بڑے سائز کا ہتھیار نہیں تھا حالانکہ یہ یقینی طور پر ایک تیز دھار نقطہ رکھتا تھا۔ حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے قابل اطلاق دفعہ آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ 2 ہوگی نہ کہ دفعہ 302 آئی پی سی۔ اس کے مطابق سزائیں تبدیلی کی جاتی ہیں۔ سات سال قید با مشقت کی قید کی سزا کافی ہوگی۔

(58-جی-ایچ؛ 59-اے)

فوجداری ایپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری ایپیل نمبر 1269 آف 2006۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 16-3-2005 کے آخری فیصلے اور حکم سے جبل پور میں 2000 کی فوجداری ایپیل نمبر 438 میں۔

درخواست گزار کی طرف سے جاوید محمود راؤ۔

مدعا علیہ کی طرف سے ڈاکٹر این ایم گھٹے، میرو ساگر سمانترے، ایم کے سنگھ اور سی ڈی سنگھ شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ڈاکٹر ارجیت پاسایت۔ اجازت دے دی گئی۔

اس اپیل میں چیلنج جبل پور میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی ڈویژن پنچ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند، 1860 کی دفعہ 302 (مختصر میں 'آئی پی سی') کے تحت قابل سزا جرم کا قصور وار ٹھہرایا گیا ہے۔ درخواست گزار کو عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اگر رقم جمع کرائی جاتی ہے تو اسے متوفی کے قانونی وارثوں کو ادا کیا جائے گا۔ حالانکہ ٹرائل کورٹ نے اپیل گزار کو آئی پی سی کی دفعہ 324 کے تحت قصور وار ٹھہرایا تھا اور پانچ سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی تھی، لیکن عدالت عالیہ نے اسے خارج کر دیا تھا۔

جن الزامات کی وجہ سے ملزمین کے خلاف مقدمہ چلایا گیا وہ درج ذیل ہیں:

فرزانہ بی (پی ڈبلیو-4) کی شادی درخواست گزار سے ہوئی تھی، لیکن شادی کے تقریباً ایک سال بعد، درخواست گزار نے شراب پینا شروع کر دیا اور اسے ہر سال کرنا شروع کر دیا، جس کے نتیجے میں اس کے والد شیخ قادر (پی ڈبلیو-1) نے اسے واپس لایا اور بھوسا وال میں اپنے دیور کے گھر بھیج دیا۔ درخواست گزار نے فرزانہ بی (پی ڈبلیو-4) کو واپس لانے کی کوشش کی لیکن شیخ قادر (پی ڈبلیو-1) نے اسے بھیجنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر ملزم شراب پینا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنی بیوی کو بھیج دے گا۔ واقعہ کی تاریخ یعنی 8 فروری 1999 کو ملزم شیخ قادر (پی ڈبلیو-1) کے گھر گیا تھا اور اس کی بیوی رخسانہ سے پوچھا تھا کہ انہوں نے ان کی بیوی کو بھیجنے سے انکار کیوں کیا اور شیخ قادر (پی ڈبلیو-1) اور رخسانہ سے جھگڑا کیوں کیا۔

اسی دن رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شیخ قادر (پی ڈبلیو-1) اور ان کے بہنوئی سلیم (جسے بعد میں 'متوفی' کہا جاتا ہے) اپنے گھر میں تھے، ملزمین آئے اور انہیں گالیاں دینے اور دھمکیاں دینے لگے۔ متوفی نے ملزم کے طرز عمل پر برہمی کا اظہار کیا اور اسے گھر سے باہر نکال دیا۔ ملزم نے متوفی کی مداخلت پر اعتراض کیا اور اس کے ساتھ جھگڑنا شروع کر دیا۔ متوفی سلیم سے جھگڑتے ہوئے ملزم نے قینچی نکالی جس سے اس نے متوفی

کے پیٹ اور سینے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں متوفی بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے زخموں سے بہت زیادہ خون بہہ رہا تھا۔ اس واقعہ کو گوپی چند نے بھی دیکھا۔ ملزم سلیم نے متوفی پر حملہ کرنے کے بعد جائے واردات سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پیارا صاحب (پی ڈبلیو 2) نے اسے پکڑ لیا۔ ملزم نے پیارا صاحب پر بھی حملہ کیا اور خود کو باہر نکال لیا۔ متوفی کو علاج کے لئے اسپتال لے جایا گیا لیکن راستے میں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔

واقعے کی رپورٹ شیخ قادر (پی ڈبلیو ایل) نے درج کرائی تھی۔ تحقیقاتی رپورٹ تیار کی گئی اور پیارا صاحب (پی ڈبلیو 2) کو طبی معائنے کے لیے بھیجا گیا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد، جس میں ضابطی میمو (ایکسٹریکٹ پیج 9) کے ذریعے جرم کا ہتھیار ضبط کرنا اور ضبط شدہ اشیاء کو فانسک سائنس لیبارٹری، ساگر کو بھیجنا شامل ہے، فرد جرم دائر کی گئی اور ملزم کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔

ملزم نے بے گناہی اور جھوٹے الزامات لگائے۔ ٹرائل کورٹ نے ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرنے کے بعد خاص طور پر عینی شاہدین کے بیان (پی ڈبلیو 1، 2، 3 اور 5) نے اپیل کنندہ کو قصور وار ٹھہرایا اور مجرم قرار دیا اور اسے مذکورہ بالا سزا سنائی۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپیل گزار کا موقف تھا کہ شہادت بنیادی طور پر دلچسپی رکھنے والے گواہوں کے ہیں اور کسی بھی صورت میں آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم نہیں بنتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ واقعہ اچانک جھگڑے کے دوران پیش آیا تھا اور اس لئے آئی پی سی کی دفعہ 302 کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے درخواست قبول نہیں کی اور اپیل خارج کر دی۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے عدالت عالیہ کے موقف کا اعادہ کیا۔

دوسری جانب ریاست کے وکیل نے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈبلیو 1 کا پڑوسی پی ڈبلیو 5 ایک آزدگواہ ہے اور اس کے پاس ملزم کو غلط طور پر پھنسانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

دکچپی رکھنے والے گواہ سے متعلق درخواست تقریباً ہر فوجداری مقدمے میں ایک باقاعدہ خصوصیت ہے۔

ہم سب سے پہلے استغاثہ کے بیان کو آگے بڑھانے کے لئے گواہوں کی دکچپی کے بارے میں تنازعہ سے نمٹیں گے۔ رشتہ گواہ کی ساکھ کو متاثر کرنے والا عنصر نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی رشتہ اصل مجرم کو نہیں چھپاتا اور کسی بے گناہ شخص کے خلاف الزامات نہیں لگاتا۔ اگر جھوٹے الزامات کی دلیل دی جائے تو بنیاد رکھنی ہوگی۔ ایسے معاملوں میں عدالت کو محتاط انداز اپنانا پڑتا ہے اور شواہد کا تجزیہ کرنا پڑتا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا یہ ٹھوس اور قابل اعتبار ہے یا نہیں۔

دلیپ سنگھ اور دیگر بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1953) ایس سی 364 کو درج ذیل طور پر بیان کیا گیا ہے:

”ایک گواہ کو عام طور پر آزد سمجھا جاتا ہے جب تک کہ وہ ایسے ذرائع سے پیدا نہ ہو جن کے داغدار ہونے کا امکان ہو اور عام طور پر اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب تک گواہ کے پاس ملزم کے خلاف دشمنی جیسی وجہ نہ ہو، وہ اسے غلط طور پر پھنسانا چاہتا ہے۔ عام طور پر ایک قریبی رشتہ دار اصل مجرم کی جانچ پڑتال کرنے اور کسی بے گناہ شخص کو غلط طریقے سے پھنسانے والا آخری ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب جذبات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور دشمنی کی ذاتی وجہ ہوتی ہے تو ایک بے گناہ شخص کو گھسیٹنے کا رجحان ہوتا ہے جس کے خلاف گواہ مجرم کے ساتھ بغض رکھتا ہے، لیکن اس طرح کی تنقید کی بنیاد رکھنی چاہیے اور تعلقات کی بنیاد بننے کی حقیقت اکثر سچائی کی یقینی ضمانت ہوتی ہے۔ تاہم، ہم کسی وسیع پیمانے پر عمومیت کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ ہر کیس کا فیصلہ اس کے اپنے حقائق کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ ہمارے مشاہدات صرف ان باتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں جو اکثر ہمارے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ ایسا کوئی عام قاعدہ نہیں ہے۔ ہر معاملے کو اس کے اپنے حقائق تک محدود اور منظم کیا جانا چاہیے۔

مذکورہ بالا فیصلے پر گولی چند اور دیگر ان بنام ریاست راجستھان، (1974) 3 ایس سی سی 698 جس میں وڈی ویلو تھیور بنام ریاست مدراس، اے آئی آر (1957) ایس سی 614 پر بھی بھروسہ کرتے ہوئے عمل کیا گیا ہے۔

ہم یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ گواہ کے قریبی رشتہ دار ہونے اور اس کے نتیجے میں ایک جانبدار گواہ ہونے کی بنیاد پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے، اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ اس نظریے کو اس عدالت نے دلپ سنگھ کے معاملہ (سپرا) میں ہی مسترد کر دیا تھا جس میں بار کے ممبروں کے ذہنوں میں اس تاثر پر حیرت کا اظہار کیا گیا تھا کہ رشتہ دار آزاد گواہ نہیں ہیں۔ جسٹس ویوین بوس کے توسط سے بات کرتے ہوئے یہ مشاہدہ کیا گیا:

”ہم عدالت عالیہ کے فاضل ججوں سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ دو عینی شاہدین کی گواہی کی تصدیق کی ضرورت ہے۔ اگر اس طرح کے مشاہدے کی بنیاد اس حقیقت پر مبنی ہے کہ گواہ خواتین ہیں اور سات مردوں کی قسمت ان کی گواہی پر اٹکی ہوئی ہے، تو ہمیں ایسا کوئی قاعدہ معلوم نہیں ہے۔ اگر اس کی بنیاد اس وجہ سے ہو کہ وہ مرنے والے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں تو ہم اس سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے جو بہت سے فوجداری معاملوں میں عام ہے اور جسے اس عدالت کی ایک اور بنچ نے رامیشور بنام ریاست راجستھان اے آئی آر (1952) ایس سی 54 صفحہ 59 پر دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، ہم دیکھتے ہیں کہ بد قسمتی سے یہ اب بھی برقرار ہے، اگر عدالتوں کے فیصلوں میں نہیں، تو کسی بھی قیمت پر وکیل کے دلائل میں۔“

ایک بار پھر مسالٹی اور دیگر ان بنام ریاست یوپی، اے آئی آر (1965) سپریم کورٹ 202 اس عدالت نے کہا: (صفحہ 209-210 پیرا 14):

’لیکن ہمارے خیال میں یہ کہنا غیر معقول ہو گا کہ گواہوں کی جانب سے دیے گئے شواہد کو صرف اس بنیاد پر مسترد کیا جانا چاہیے کہ یہ جانبدار یا دلچسپی رکھنے والے گواہوں کا ثبوت ہے..... اس طرح کے ثبوتوں کو صرف اس بنیاد پر مکینیکل مسترد کرنا کہ یہ جانبدار نہ ہے ہمیشہ انصاف ناکامی کا

باعث بنے گا۔ کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے نہیں کیا جاسکتا کہ ثبوت کی کتنی تعریف کی جانی چاہیے۔ اس طرح کے شواہد سے نمٹنے میں عدالتی نقطہ نظر کو محتاط رہنا ہوگا۔ لیکن اس دلیل کو درست نہیں مانا جاسکتا کہ اس طرح کے ثبوتوں کو مسترد کر دیا جانا چاہیے کیونکہ یہ جانبدارانہ ہیں۔

اسی طرح ریاست پنجاب بنام جاگیر سنگھ، اے آئی آر (1973) ایس سی 2407، لیہنا بنام ریاست ہریانہ، (2002) 3 ایس سی سی 76 اور گنگا دھر بہیرا اور دیگران بنام ریاست اڑیسہ، (2002) 8 ایس سی سی 381 کا فیصلہ ہے۔ موجودہ معاملے میں پی ڈبلیو- 1 کے شواہد کے علاوہ پی ڈبلیو- 5 کا ثبوت موجود ہے، جس کے پاس پینے کے لیے کوئی کلہاڑی نہیں ہے۔ لہذا، دلچسپی رکھنے والے گواہوں کے بارے میں درخواست بے بنیاد ہے۔

آئی پی سی کی دفعہ 300 کی چوتھی استثنیٰ میں اچانک لڑائی میں کیے گئے کاموں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ استثنیٰ استغاثہ کے ایک ایسے معاملے سے متعلق ہے جو پہلے استثنیٰ کے دائرے میں نہیں آتا، جس کے بعد اس کی جگہ زیادہ مناسب ہوتی۔ استثناء کی بنیاد ایک ہی اصول پر رکھی گئی ہے، کیونکہ دونوں میں پیشگی غور و خوض کی عدم موجودگی ہے۔ لیکن استثنیٰ 1 کے معاملے میں جہاں خود پر قابو پانے سے مکمل طور پر محرومی ہے، وہیں استثنیٰ 4 کے معاملے میں صرف جوش و جذبے کی وہ گرمی ہے جو انسان کی عقل مندی پر اثر انداز ہوتی ہے اور انہیں ایسے کاموں کی ترغیب دیتی ہے جو وہ بصورت دیگر نہیں کرتے۔ استثناء 4 میں اشتعال انگیزی ہے جیسا کہ استثناء 1 میں ہے۔ لیکن جو چوٹ لگی ہے وہ اس اشتعال انگیزی کا براہ راست نتیجہ نہیں ہے۔ درحقیقت استثناء 4 ان معاملات سے متعلق ہے جن میں اس کے باوجود کہ کوئی دھچکا لگا ہو، یا تنازعہ کی ابتدا میں کوئی اشتعال انگیزی دی گئی ہو یا جس طرح سے جھگڑا شروع ہوا ہو، پھر بھی دونوں فریقوں کے بعد کے طرز عمل نے انہیں برابری کی بنیاد پر جرم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ 'اچانک لڑائی' کا مطلب ہے باہمی اشتعال انگیزی اور دونوں طرف سے وار۔ اس کے بعد ہونے والے قتل عام کا واضح طور پر یکطرفہ اشتعال انگیزی سے پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی ایسے معاملات میں سارا الزام ایک طرف لگایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو زیادہ مناسب طریقے سے لاگو استثنیٰ 1 ہوتا۔

استثناء 4 کی مدد لی جاسکتی ہے اگر موت (ا) بغیر سوچے سمجھے ہو، (ب) اچانک لڑائی میں ہو۔ (ج) مجرم کے غیر ضروری فائدہ اٹھانے یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کرنے کے بغیر؛ اور (د) لڑائی ہلاک ہونے والے شخص کے ساتھ ہونی چاہیے تھی۔ استثناء 4 کے اندر مقدمہ لانے کے لئے اس میں بیان کردہ تمام اجزاء کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 300 کے استثناء 4 میں ہونے والی 'لڑائی' کی آئی پی سی میں وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لڑائی کرنے میں دو سال لگتے ہیں۔ جنون کی گرمی کا تقاضا ہے کہ جذبات کو ٹھنڈا کرنے کا وقت نہیں ہونا چاہئے اور اس معاملے میں، فریقین نے شروع میں زبانی جھگڑے کی وجہ سے خود کو غصے میں ڈال دیا ہے۔ لڑائی دو اور دو سے زیادہ افراد کے درمیان لڑائی ہے چاہے وہ ہتھیاروں کے ساتھ ہو یا بغیر۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی عام قاعدہ بیان کیا جائے کہ اچانک جھگڑا کیا سمجھا جائے گا۔ یہ حقیقت کا سوال ہے اور جھگڑا اچانک ہوتا ہے یا نہیں اس کا انحصار ضروری طور پر ہر معاملے کے ثابت شدہ حقائق پر ہونا چاہئے۔ استثنیٰ 4 کے اطلاق کے لئے، یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اچانک جھگڑا ہوا تھا اور کوئی پیشگی مراقبہ نہیں تھا۔ یہ مزید دکھایا جانا چاہئے کہ مجرم نے غیر ضروری فائدہ نہیں اٹھایا ہے یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام نہیں کیا ہے۔ شق میں استعمال ہونے والے لفظ 'غیر ضروری فائدہ' کا مطلب ہے 'غیر منصفانہ فائدہ'۔

جہاں مجرم غیر ضروری فائدہ اٹھاتا ہے یا ظالمانہ یا غیر معمولی طریقے سے کام کرتا ہے تو استثناء 4 کا فائدہ اسے نہیں دیا جاسکتا ہے۔ اگر حملہ آور کی طرف سے استعمال کیا گیا ہتھیار یا حملہ کرنے کا طریقہ تمام متناسب سے باہر ہے تو، اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جانا چاہئے کہ آیا غیر ضروری فائدہ اٹھایا گیا ہے یا نہیں۔ کیکر سنگھ بنام ریاست راجستھان، اے آئی آر (1993) ایس سی 2426 میں کہا گیا تھا کہ اگر ملزم نے نہتے شخص کے خلاف مہلک ہتھیاروں کا استعمال کیا اور سر پر کوئی وار کیا تو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ اس کا استعمال کرتے ہوئے اس بات کا اندازہ لگایا جانا چاہئے کہ ان سے موت کا امکان ہے، اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔

مذکورہ بالا پوزیشن کو بابولال بھگوان کھنڈارے اور دیگر بنام ریاست مہاراشٹر، (2005) 10 ایس سی 404 میں اجاگر کیا گیا تھا۔

حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی اور ملزم کے درمیان جھگڑے کے دوران، وہ جھگڑ رہے تھے اور اس جھگڑے کے دوران، ملزم نے متوفی پر قینچی کے جوڑے سے حملہ کیا۔ یہ ایک بہت بڑے سائز کا ہتھیار نہیں تھا

حالانکہ یہ یقینی طور پر ایک تیز دھار نقطہ رکھتا تھا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے حقائق کے پیش نظر قابل اطلاق شق آئی پی سی کی دفعہ 304 حصہ دوم ہوگی نہ کہ آئی پی سی کی دفعہ 302۔ اس کے مطابق سزائیں تبدیلی کی جاتی ہے۔ سات سال قید بامشقت کی قید کی سزا کافی ہوگی۔

مذکورہ بالا حد تک اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

ایس کے ایس۔

اپیل کی منظوری ہے۔